خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
۱۱۔ مارچ ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر : نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۵۶ | ہفتہ ۹ شوال ۱۴۱۵ھ ۱۱ امان ۷۴ ۱۳ھش ۱۱ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ توبہ کو قبول کرکے ہلاکت سے بچالیتا ہے

توبہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم اور رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کرکے ہلاکت سے بچالیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ احسان میں ایک مادہ خود نمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خود نمائی نہیں ہوتی بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچے کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی بازپرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننا گوارا نہ کرے گی اور اس بادشاہ کو گالی دے گی۔ حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مرجانا ہے مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہیں کرے گی۔ اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ (-) میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۶۰-۴۶۱)

تقویٰ یہ ہے کہ خدا اور مخلوق کی تمام امانتوں اور عہدوں کی حتی الوسع رعایت رکھی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رد کر دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا۔ تو (متقیوں کے لئے ہدایت ہے) میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھائیں گے اور اٹھانے والے ہوں گے جو اتقاء کی صفت میں استحکام اختیار کریں گے۔ جن کا تقویٰ بڑی مضبوط بنیادوں کے اوپر قائم ہوگا ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا۔

تقویٰ بھی جیسا کہ ہر دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ تقویٰ کے طریق پر ان کے قدم کو خود اس نے مضبوط کر دیا ہے انسان اپنی کوشش سے اور اپنی جدوجہد سے تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے تقویٰ کے یہ معنی کئے ہیں۔ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں۔

"اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے اور ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

(از خطبہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء)

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب مربی فری ٹاؤن سیرالیون کو ۷ مارچ ۹۵ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود مکرم چوہدری احمد علی صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور چوہدری عبد القدوس صاحب (وفات یافتہ) سابق مینیجر بشیر آباد سٹیٹس سندھ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم منصور احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ (وکالت تبشیر ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۵-۲-۲۲ بروز بدھ بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عدنان احمد تجویز کیا گیا ہے۔ جو مکرم محمود احمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم حکیم خورشید احمد صاحب ناصر آباد ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عرفان احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ کے والد مکرم مختار احمد صاحب (ریٹائرڈ آنریری فلائیٹ لیفٹیننٹ) مورخہ ۲۷۔ فروری ۹۵ء کو جھنگ صدر میں بعمر ۶۴ سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مکرم خالد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے اگلے روز نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں بعد تدفین مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

طاہر ٹائپنگ کلب ربوہ

○ شعبہ صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت ایوان محمود ربوہ میں ٹائپ سیکھنے کا معقول انتظام موجود ہے۔ خواہش مند احباب جماعت دفتر ایوان محمود ربوہ سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** دو روپیہ

۱۱ - امان ۱۳۷۴ ہش ۱۱ - مارچ ۱۹۹۵ء

خدا تعالیٰ ایک خزانہ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے۔ اور چیخیں مارتا ہے۔ اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہاری ہر حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مدد گار ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ انسان دنیا کی طرف مائل ہی اس لئے ہوتا ہے کہ وہ اپنے خدا اور اپنے خدا کی قدرتوں کو نہیں پہچانتا۔ جب وہ ادھر ادھر سے سہارے ڈھونڈتا ہے تو یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے۔ کہ وہ اس بات کو جانتا ہی نہیں یا بھول گیا ہے کہ حقیقی سہارا تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے اگر انسان خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل ہو اور اسے یہ بھی معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اور کہ وہ ہماری بات سنتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے یعنی ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ تو انسان صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی طرف جھکے۔ اگر دنیاوی طور پر اس کا کوئی نقصان ہو جاتا ہے یا اس کا کوئی پیارا اس سے ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے خدا کی طرف نظر رکھتا ہے تو اسے نقصان برداشت کرنے اور جدا ہونے والے عزیز کے صدمہ کو کم کرنے کا ایک ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ کو ایک طرف رکھیں اور دنیا کی عزیز داری اور دنیا کے سہاروں کو دوسری طرف تو اس کا یہ موازنہ بھی درست نہیں کہ ایک خزانہ ہے اور ایک صرف ایک پیسہ۔ فرق اس سے بھی زیادہ ہے۔ ساری دنیا خدا تعالیٰ کے مقابلے میں ایک پیسے کے برابر بھی نہیں۔ چاہے مال و دولت ہو یا عزیز اقارب ہوں لیکن جب انسان کو اس بات پر یقین نہیں ہوتا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کا ساتھی ہے اور اس کا حاجت روا ہے تو پھر وہ غمگین بھی ہوتا ہے اور اس کا صدمہ بھی ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ پس اس ارشاد میں حضرت صاحب نے ہماری توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے کہ ہماری نظر ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف لگی رہنی چاہئے۔ اور اسی کو ہمیں اپنانا چاہئے۔ دنیا کی مال و دولت دنیا کے عزیز و اقارب اور دنیا کے دوست یہ سب چیزیں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ ان سب سے زیادہ ضروری اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے جو ہمیں ہر وقت' ہر موقعہ پر سہارا دیتا ہے۔

حضرت صاحب کا یہ ارشاد کہ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے حقیقی محبت کرنی چاہئے۔ وہی سب کچھ دینے والا ہے اور اگر وہ ہم سے کچھ واپس لیتا ہے تو یہ بھی اس کا حق ہے وہ ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے کے بعد وہ ہمارا سہارا بن جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مدد گار ہے۔

خدا کرے کہ ہم اس خزانہ کی صحیح معنوں میں قدر کر سکیں اسی کو اپنا سہارا سمجھیں اسی سے مدد مانگیں گویا کہ اسی کے ہو جائیں۔

دار پر کس کس کے سج جاتے ہیں سر
دیکھئے گا سُرخرو ہوتا ہے کون
ان کے داروگیر کی سعیٔ عمل
اس ذرا سی بات پر روتا ہے کون

ابوالاقبال

حصارِ ذات سے باہر کبھی نکل نہ سکے
مِرے رفیق کبھی میرے ساتھ چل نہ سکے

عطا ہوئی ہے ہمیں ایسی زندگی جس میں
سکون مل نہ سکے اور دل سنبھل نہ سکے

ہے سرد مہریٔ ہمدم سے قلب یخ بستہ
یہ برف وہ ہے کہ شائد کبھی پگھل نہ سکے

نہیں ہے ایسی بھی اس دہر میں کوئی تقدیر
فغانِ مردِ قلندر سے جو کہ ٹل نہ سکے

بہے ہزار بھلا وہ بھی کوئی آنسو ہے
جو چشمِ گریاں سے خُوں رنگ ہو کے ڈھل نہ سکے

ہزاروں فتنے اُٹھے لاکھوں ابتلا آئے
ہمارے عزمِ مصمّم کو وہ بدل نہ سکے

فراقِ یار میں رو رو کے اَشک خشک ہوئے
یہ چشمہ پھر سے تو شائد کبھی اُبل نہ سکے

ہم اہلِ حال ہیں خورشید وہ کہ جن کے قدم
نہ ڈگمگائے کبھی اور کبھی پھسل نہ سکے

خورشید احمد باجوہ

اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کریں

عاجزی اختیار کرنی چاہئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے (-) تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں۔ اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعا سے پر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔

جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مُشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

پھر (میں قریب ہوں) کہہ کر ایک اور لطیف مضمون کی طرف توجہ دلائی گئی ہے- اور وہ یہ کہ اگر میں تمہیں نظر نہیں آتا تو یہ نہ سمجھ لینا کہ میں تم سے دور ہوں میں تو تمہارے بالکل قریب ہوں اور اسی وجہ سے تمہیں نظر نہیں آتا- کیونکہ صرف وہی چیز تمہیں نظر نہیں آتی جو زیادہ دور ہو بلکہ وہ چیز بھی نظر نہیں آتی جو زیادہ قریب ہو- یہی وجہ ہے کہ انسان اپنے اندر کی آواز کو نہیں سن سکتا- کانشنس اور ضمیر کی آواز آتی ہے مگر کان اسے نہیں سن سکتے- اس لئے کہ آواز بھی دور کی سنائی دیتی ہے- جب ہم کوئی آواز سنتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ یہ آواز باہر سے ہو کر آئی ہے کیونکہ کان کا پردہ قدرتی طور پر اس طرح بنایا گیا ہے کہ ہوا کا زور کان کے پردہ پر پڑتا ہے- تو اس سے ایک حرکت پیدا ہوتی ہے- ارتعاش کی لہریں یعنی وائی بریشنز (Vibrations) پیدا ہوتی ہیں- اور یہی وائی بریشنز دماغ میں جاتی ہیں- اور دماغ ان کو الفاظ میں بدل ڈالتا ہے- یہی وائی بریشن ہیں جو ریڈیو کے والوز میں پڑتی ہیں- اور ریڈیو ان کو الفاظ میں بدل ڈالتا ہے- انسانی بناوٹ میں ریڈیو کان ہے- اور اعصاب دماغی والوز ہیں- ان کے ذریعہ جو حرکات دماغ میں منتقل ہوتی ہیں- وہ وہاں سے آواز بن کر سنائی دیتی ہیں- پس آواز کے معنے ہی باہر والی چیز کے ہوتے ہیں- جب آواز آتی ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ یہ باہر سے آئی ہے- کیونکہ آواز آہی باہر سے سکتی ہے- اندرونی آواز جو سنائی دیتی ہے مثلاً پیٹ میں گڑگڑ کی آواز آتی ہے تو دراصل اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وائی بریشن باہر اثر ڈالتی ہیں اور ہم وہ آواز سن لیتے ہیں- ورنہ حقیقت یہی ہے کہ جو اندر کی آواز ہوتی ہے اسے تم نہیں سن سکتے- کیونکہ وہ تمہارے زیادہ قریب ہوتی ہے- غرض جس طرح تم بہت بعید کی چیز کو نہیں دیکھ سکتے اور بہت قریب کی چیز کو بھی نہیں دیکھ سکتے اسی طرح تم بعید کی آواز کو بھی نہیں سن سکتے اور قریب کی آواز کو بھی نہیں سن سکتے- جن لوگوں کو اس کا علم نہیں وہ اس پر تعجب کریں تو کریں- ورنہ یہ سب کچھ حرکات پر مبنی ہوتا ہے- جو کچھ تم سنتے ہو- وہ بھی حرکات ہیں- جن کو کان آوازیں بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ بھی حرکات ہیں- جن کو آنکھیں شکل میں تبدیل کر ڈالتی ہیں جو چیز تمہارے سامنے گزری ہوتی ہے وہ تصویر نہیں ہوتی بلکہ وہ فیچرز (Featurs) یعنی نقش ہوتے ہیں- جو آنکھوں کے ذریعے دماغ میں جاتے ہیں اور وہ انہیں تصویر میں بدل ڈالتا ہے- یہی وجہ ہے کہ آج کل ریڈیو سیٹ کے ذریعے تصویریں بھی باہر جانے لگ پڑی ہیں- ان حرکات کے متعلق قاعدہ ہے کہ تمام حرکات خواہ وہ کان کی ہوں یا آنکھ کی- ایک حد بندی کے اندر ہوتی ہیں- یعنی ایک درجہ ان کا اعلیٰ ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ ہوتا ہے- ان دونوں کے درمیان جو چیز ہوتی ہے اسے آنکھ دیکھ سکتی ہے- اور جو چیز اس حد بندی سے دور ہو اسے آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور جو اس حد بندی کے نیچے ہو اس کو بھی آنکھ نہیں دیکھ سکتی- اسی طرح جو آواز اس حد بندی کے اندر ہو گی- اسے کان سن لے گا- اور جو آواز اس حد بندی سے دور ہو گی اسے کان نہیں سن سکے گا- اور جو آواز اس حد بندی سے نیچے ہو اسے بھی کان نہیں سن سکتا-

جوّ میں بہت سی آوازیں پیدا ہوتی رہتی ہیں- جیسے بادلوں کے آپس میں ٹکرانے کی آواز- یا اجرام فلکی کے آپس میں ٹکرانے کی آواز لیکن وہ اتنی شدید ہوتی ہیں کہ ہم ان کی شدت کی وجہ سے انہیں نہیں سن سکتے- جس طرح کان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ ایسی آواز سن سکے جو اس کی طاقت سے باہر ہو- یا وہ ایسی آواز سن سکے جو اس کی طاقت سے کم ہو- اسی طرح جو نظارہ آنکھ کی طاقت سے زیادہ ہو وہ آنکھ نہیں دیکھ سکتی- اور جو نظارہ اس کی طاقت سے کم ہو- وہ بھی نہیں دیکھ سکتی- پس (میں قریب ہوں) کہہ کر اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ مجھ کو نہ دیکھنے کی یہ وجہ نہیں کہ میں تم سے دور ہوں- میں تم سے دور نہیں بلکہ تمہارے اتنا قریب ہوں کہ تم مجھے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے دیکھ بھی نہیں سکتے اور نہ تم میری آواز سن سکتے ہو-

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

خرابی یہ ہے کہ کسی امر کی خواہش ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اس خواہش کو پورا کرنے میں مدد دینے والے بھی ہوں- مثلاً ایک حساب دان کی یہ خواہش ہی کافی نہیں کہ اس کے پیچھے کوئی حساب دان رہے- اور یہ خواہش اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک ایسے ماں باپ نہ ہوں جو اپنے بچوں کو اس کے سپرد کریں- یہی حال اور باتوں کا ہے مگر دین کے معاملے میں ایسا نہیں کرتے-

اسی طرح ایک اور خرابی یہ ہے کہ اور تو ساری باتیں بچپن میں سکھانے کی خواہش کی جاتی ہے- مگر دین کے متعلق کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ لے گا- ابھی کیا ضرورت پڑی- بچہ نے ابھی ہوش نہیں سنبھالی ہوتی اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی اسے پڑھنے نہ بھیجو مگر ماں باپ اسے سکول بھیج دیتے ہیں- اور گو وہ کہتے ہیں کہ چونکہ آوارہ پھرتا ہے اس لئے سکول میں بیٹھا رہے گا- مگر ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ سال جو اس کے ہوش میں آنے کے ہیں ان میں بھی کچھ نہ کچھ پڑھ ہی لے- مگر نماز کے لئے جب وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتا ہے تب بھی یہی کہتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے- بڑا ہو کر سیکھ لے گا- اگر یہ کہا جائے کہ بچے کو نماز کے لئے جگاؤ- تو کہتے ہیں- نہ جگاؤ- نیند خراب ہو گی- لیکن اگر صبح امتحان کے لئے انسپکٹر نے آنا ہو تو ساری رات جگائے رکھیں گے- گویا انسپکٹر کے سامنے جانے کا تو اتنا فکر ہوتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا کے حضور جانے کے لئے جگا دیں- تو بچے کو بچپن میں ہی دین سکھانا چاہئے- جو بچپن میں نہیں سکھاتے- ان کے بچے بڑے ہو کر بھی نہیں سیکھتے- جس طرح بڑی عمر میں جو شخص علم سیکھنا شروع کرتا ہے- وہ کبھی اعلیٰ ترقی نہیں کر سکتا- اسی طرح بڑی عمر میں دین بھی نہیں سیکھا جا سکتا- مگر مصیبت یہ ہے کہ دنیا کے کاموں میں جو عمر بلوغت کی سمجھی جاتی ہے دین کے متعلق نہیں سمجھی جاتی- اٹھارہ سال کے لڑکے کے متعلق کہتے ہیں ابھی بچہ ہے- دین کی پابندی کرانے کے لئے سختی کرنے کی ضرورت نہیں- حالانکہ چھوٹا سا بچہ چند سال کا ہوتا ہے اگر قلم اٹھا کر کہیں پھینک دیتا ہے تو اسے دھمکایا جاتا ہے- اگر کسی کتاب کو پھاڑ دیتا ہے تو ڈانٹا جاتا ہے- اور کہا جاتا ہے کہ اگر ابھی سے اسے نہ سمجھایا گیا تو اسے چیزیں خراب کرنے کی عادت پڑ جائے گی- لیکن اگر خدا کے دین کو خراب کرے تو کچھ نہیں کہا جاتا- اور دین اس وقت سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے جب لڑکا سمجھتا ہے کہ اب تو میں استاد ہوں اور میں دوسروں کو سکھا سکتا ہوں اور اس وجہ سے کچھ نہیں سیکھ سکتا- پس جب تک ماں باپ یہ نہ سمجھیں گے کہ دین سیکھنے کا زمانہ بچپن ہے اور جب تک یہ نہ سمجھیں گے کہ ہمارا اثر بچپن میں ہی بچوں پر پڑ سکتا ہے- تب تک بچے دین دار نہیں بن سکیں گے-

اور پھر جب تک عورتیں بھی مردوں کی ہم خیال نہ بن جائیں گی بچے دین دار نہیں ہو سکیں گے کیونکہ مرد ہر وقت بچوں کے ساتھ نہیں ہوتے- بچے اکثر ماؤں کے ہی پاس رہتے ہیں- اور دیکھا گیا ہے کہ دین دار مائیں بھی بچوں کو دین سکھانے میں سستی کر جاتی ہیں- نماز کا وقت ہو جائے اور بچہ سو رہا ہو تو کہتی ہیں اور سولے پس جب تک ماؤں کے ذہن نشین نہ کریں کہ بچوں کی دینی تربیت بچپن میں ہی کی جا سکتی ہے- اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی-

☆ "بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے"-

☆ "ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے"-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اخبارات کے نام

جانبدارانہ رپورٹنگ

یہ خط آپ کے روزنامہ کے ۲۳- جنوری کے شمارے میں شائع ہونے والی رپورٹ کے بارے میں ہے جو کسی شخص عقیل اکرم نے ڈسکہ سے بھیجی ہے- اور جس کا عنوان ہے "قانونی رکاوٹوں کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی"

مجھے معلوم ہے کہ کسی اخبار کے لئے یہ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ کسی خبر یا اس کے کسی نامہ نگار کی طرف سے بھیجی گئی کسی رپورٹ کی صحت کے متعلق یقینی طور پر پتہ چلا سکے لیکن آپ مجھ سے اس معاملے میں اتفاق کریں گے کہ اس ماحول کو جانتے ہوئے جو اس ملک میں یا اس ملک کے کسی حصہ میں اس وقت موجود ہے یہ ہرگز مشکل نہیں کہ اس بات کو سمجھا نہ جاسکے کہ جو خبر یا رپورٹ بھیجی گئی ہے وہ جانبدارانہ ہے یا نہیں-

جو کچھ عقیل اکرم نے "موسے والا کی مسجد" کے متعلق لکھا ہے اس سے آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ سب کچھ جانبدارانہ جذبات اور بے بنیاد جھوٹ پر مبنی ہے- مجھے عقیل اکرم کی حیثیت کے متعلق تو علم نہیں ہے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم مشتاق احمد صاحب گوٹھ مولوی عطاء اللہ۔ سندھ سے لکھتے ہیں۔

مکرمی محترمی جناب ایڈیٹر صاحب

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے آمین مکرمی یہ جو الفضل میرے پتہ پر خاکسار کو پہنچ رہا ہے وہ میرے ایک عزیز دوست نے ازراہ کرم جاری کروایا ہے۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزادے آمین۔

روزنامہ الفضل کا وہ شمارہ جو خاکسار اس وقت بیان کرنا چاہتا ہے ۲۸۔ دسمبر کا پرچہ ہے جس میں آپ کی طرف سے۔ میرا کالم کے تحت ابن العطاء کا مضمون جو انہوں نے میجر منیر احمد صاحب کی ملاقات پر ان کے والد محترم جناب مولانا غلام احمد صاحب فرخ کے بارے میں بھی لکھا جس کو پڑھ کر پھر ایک بار ماضی کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ وہ یادیں ہم خصوصاً سندھ کے لوگ کبھی بھی بھول نہیں سکتے۔ یہ جو اندرون سندھ خیرپور نواب شاہ حیدر آباد جماعت ہائے احمدیہ قائم ہوئی ہیں یہ محض ان کی انتھک محنت کا ہی نتیجہ ہیں اور جس رنگ میں انہوں نے اس وقت ہماری سندھ والوں کی تربیت کی ہے اس کا ہر وہ شخص اقرار کرے گا جس نے تھوڑا سا بھی وقت ان کے ساتھ گزارا ہو گا۔ جیسا کہ خاکسار کو مولانا غلام احمد صاحب فرخ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ یہاں پر آپ محترم کے اوصاف بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ آپ نہایت ہی پروقار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات باعمل آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ پر تاثیر ہوا کرتے تھے۔ آپ کو ہر اپنی اچھی بات کو منوانے کا پورا پورا سلیقہ تھا جن دنوں مولانا غلام احمد صاحب فرخ۔ نواب شاہ ضلع میں بطور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تحت مربی ہوا کرتے تھے ہم انہی دنوں میں خدام الاحمدیہ تنظیم سے منسلک رہے ہیں ان دنوں باندھی رحمٰن آباد مکرم عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری کے نام پر ہے۔ مکرم جناب عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری بفضل تعالیٰ اب بھی زندہ ہیں انہوں نے بھی سلسلہ احمدیہ کی بہت خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ اجتماع خدام الاحمدیہ ہوا کرتا تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مرکز ربوہ کی طرف سے بھی ہمارے علماء کرام شامل ہوا کرتے تھے۔ جن میں خاص خاص کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جناب خان صاحب عبدالمالک خان صاحب۔ مکرم غلام باری صاحب سیف۔ مکرم جناب قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری یہ صاحبان اب ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی یادیں ہمارے ساتھ چل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں تو ہم بات کر رہے تھے مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی جن دنوں مولانا صاحب کی زیر صدارت یہ اجلاس ہوا کرتے تھے۔ وہ گذرا ہوا وقت وہ اجلاسوں کی کارروائی وہ وقت کی پابندی ہم کو اچھی طرح یاد ہے ایک بار ہم اجلاس کی کارروائی پر کچھ لاپرواہی کرتے ہوئے چائے وغیرہ پینے میں مشغول ہو گئے آپ میں وقت کا خیال کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا آپ نے حکم دیا کہ چائے پینا چھوڑ کر دوست فوراً اجلاس میں شامل ہو جائیں ہمیں وہ وقت اچھی طرح یاد ہے ہم نے شاید ہی ایک دو گھونٹ چائے پی ہو گی اور مجبور ہو کر چائے والے کپ باقی ماندہ چائے سے بھرے ہوئے وہیں چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا اور فوراً اجلاس کی کارروائی میں شامل ہونا پڑا۔ آپ کو سندھی زبان پر پورا پورا عبور حاصل تھا آپ نے سلسلہ کی بعض کتب کا سندھی میں بہت اچھا ترجمہ کیا یہاں سلسلہ کی چند وہ کتب جن کا آپ نے سندھی میں ترجمہ کیا۔ ان کا بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ .... جن دنوں مولانا غلام احمد صاحب فرخ ہوا کرتے تھے انہی دنوں میں آپ کو بہت اچھے سندھی احمدی دوست مل گئے تھے جن کی رہنمائی سے آپ نے سندھی زبان پر عبور حاصل کیا مثلاً ماسٹر محمد پریل صاحب محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قریشی سکھر والے مکرم محمد صدیق صاحب پرھیار جو آج کل کراچی میں محکمہ جنگلات کی سروس کر رہے ہیں وغیرہ۔ یہ بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہوں سلسلہ کے بزرگوں سے بہت عقیدت ہوا کرتی تھی۔ جب کبھی آپ نے جلسہ وغیرہ کیا تو رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ضرور بلوایا کرتے تھے۔ جیسا کہ مرکز سے رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت عبداللہ صاحب سنوری۔ دادا جان حضرت مولوی عطاء اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ اللہ وہ کیسا وقت تھا۔

کیسی پیاروں کی پیاری باتیں ہوا کرتی تھیں وہ اب ہم میں نہیں لیکن ان کی یادیں ابھی تک دلوں میں تازہ ہیں۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں تاکہ آنے والی نسلوں کو پتہ چل جائے کیسے کیسے وجود ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ اس طرح کہ جن دنوں بھٹو صاحب پاکستان کے وزیر اعظم بنے یہ تقریباً ۱۹۷۴ء یا ۱۹۷۵ء کا واقعہ ہے ان دنوں میں دریاؤں میں کافی سیلاب آیا ہوا تھا ہمارے ہاں سندھ میں دریائے سندھ میں بھی سیلاب آیا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کا بہت نقصان ہوا ان ہی دنوں ہم نے اپنی جماعت کی طرف سے کچھ سامان وغیرہ اکٹھا کر کے جن میں گڑ چائے چاول دوائیاں وغیرہ لے کر ان متاثرین کو تقسیم کرنے کے ارادے سے وہ سامان لے کر مکرم عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری کی جیپ میں دریائے سندھ سے ملحقہ علاقوں جہاں جہاں سیلاب سے لوگ متاثر ہوئے تھے تقسیم کرنے لے گئے ان ہی دنوں مکرم قمرالدین صاحب چانڈیو کے گاؤں میں کوئی جماعتی اجلاس وغیرہ تھا جہاں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ بھی تشریف لائے ہوئے تھے ہم لوگ جب شام کو واپس گوٹھ قمرالدین چانڈیو پہنچے تو کچھ سامان بچ گیا تھا جو ہم کو صبح دوبارہ پھر تقسیم کرنا تھا اس سے پہلے جب ہم کو روانہ ہونا تھا تو دادا جان حضرت مولوی عطاء اللہ صاحب کی طبیعت بہت خراب تھی خاکسار نے کہا ہم اس وقت واپس گاؤں ضرور جائیں گے کیونکہ حضرت دادا جان کی صبح سے طبیعت بہت خراب تھی آپ نے جب حضرت دادا جان کا نام سنا تو فوراً واپس اپنے گاؤں جانے کی ہدایت کی اور کہا کہ آپ اس وقت فوراً جلد اپنے گاؤں واپس چلے جائیں۔ چنانچہ ہم واپس اپنے گاؤں آگئے اور آتے ہی اپنے گھر والوں سے پوچھا کہ حضرت دادا جان کا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ وہ آپ کو بار بار یاد کرتے ہیں۔ خاکسار فوراً اسی وقت ان کے پاس گیا اس وقت حضرت دادا جان نیم بے ہوشی میں تھے میں نے آواز دے کر بلایا آپ نے اوپر کو نگاہ اٹھا کر پھر نگاہ نیچی کر لی چند لمحوں کے بعد حضرت دادا جان ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا ہو گئے اور اپنے مولا حقیقی کو جا ملے۔

اب خاکسار ایک اور واقعہ بیان کر کے اس مضمون کو ختم کرنا چاہتا ہے خیرپور ضلع میں جماعت میں گوٹھ تھے خان گمبٹ شہر کے نزدیک ہے ان کے ہمراہ میں گوٹھ غلام محمد چیمہ ہے وہاں پر ان ہی دنوں میں انصار اللہ کا اجلاس ہو رہا تھا جس کی صدارت آپ بنفس نفیس خود فرما رہے تھے اس اجلاس میں ہم خدام کو صرف مہمان کے طور پر بلوایا گیا تھا چنانچہ خاکسار بھی اس اجلاس میں شامل ہوا۔

اجلاس کے اختتام پر کسی ضروری جماعتی کام کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی اپیل کی گئی جس میں انصار صاحبان نے بڑھ کر حصہ لیا جب ہم کو اس کار خیر میں شامل ہونے کے لئے کہا گیا تو خاکسار نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اجلاس صرف انصار اللہ کا ہے اور ہم صرف مہمان کی صورت میں شامل ہوئے ہیں اس لئے ہم اس چندہ میں حصہ نہیں لیں گے اور باتوں ہی باتوں میں اس صاحب سے جو چندہ وصول کر رہے

باقی صفحہ ۵ پر

THE BEST CREATION

We do not know the depth of seas;
We do not know the height of skies.
Yet deeper than the seas is the heart;
Higher than the skies is the humblest thought.
It's God who creates the high and low.
The best of them is Man, we know
But one thing must be said of him:
He can shine and his light can be dim.
If he is up, he is higher than skies.
If he is down, under the earth he cries
He's the one with the right to choose.
What ever he likes, he may win or lose.

بہترین تخلیق

ہم نہیں جانتے کہ سمندر کتنے گہرے ہیں
ہم نہیں جانتے کہ آسمان کتنے بلند ہیں
لیکن یہ ہم جانتے ہیں کہ انسان کا دل سمندروں سے زیادہ گہرا ہے
اور اس کا عاجزانہ خیال آسمانوں سے زیادہ بلند ہے
یہ خدا ہی ہے جو بلندیاں اور پستیاں پیدا کرتا ہے
اور ان دونوں کے درمیان اس نے انسان کو پیدا کیا
یہ بھی ہم جانتے ہیں
لیکن انسان کے متعلق ایک بات ضرور کہنی چاہئے کہ وہ بہت زیادہ روشن بھی ہو سکتا ہے
اور اس کی روشنی مدھم بھی پڑ سکتی ہے
اگر وہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو آسمانوں سے بلند تر ہے
اور اگر وہ نیچے کی طرف جھک جائے تو زمین کے نیچے وہ چلاتا ہوا ملے گا
وہ اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہے انتخاب کرے
چاہے وہ جیت جائے یا ہار جائے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اقبال عابد- مربی سلسلہ

سیرالیون میں منگنی کی رسم

مکرم و محترم بزرگوار نسیم سیفی صاحب
ایڈیٹر الفضل- ربوہ

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ آپ کی ادارت میں الفضل خدا کے فضل سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ خاص طور پر اپنے ملک سے دور جاکر تو الفضل پڑھنے کی پیاس بہت بڑھ جاتی ہے خاکسار کو دو سال سیرالیون میں رہنے کا موقعہ ملا کینما سیکنڈری سکول میں پڑھانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ ساتھ ساتھ مشن کا کام چلانے کی ڈیوٹی تھی۔ آپ کے قدموں کے نہیں بلکہ قلم کے نشانات وہاں بھی دیکھنے کو ملے۔ کچھ پرانے زمانے کے افریقن کریسنٹ اخبار کے پرچے ابھی تک سٹور میں پڑے ہوئے ملے جن پر آپ کا نام لکھا ہوا تھا۔

سیرالیون میں رہتے ہوئے شدت سے انتظار رہتا تھا کہ الفضل کب آئے اور ہم پڑھیں۔ باری باری پڑھتے اور حرف حرف پڑھتے۔ پاکستان میں رہتے ہوئے محسوس ہوتا تھا کہ بہت ساری باتیں ایسی ہیں جو زائد اور فضول لکھ دی جاتی ہیں لگتا ہے خانہ پری کی گئی ہے۔ مثلاً باہر جانے سے قبل کہتے سنا گیا کہ موسم کا حال لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ ہر جگہ پاکستان میں بروقت اخبار جاتا ہی نہیں۔ اور دیگر اخبار اور میڈیا سے موسم کا حال پتہ چل ہی جاتا ہے۔ پھر سیاسی خبریں لکھنے کا کیا فائدہ ہے جبکہ وہ باسی ہو چکی ہوتی ہیں جب اخبار پاکستان کی جماعتوں کے ہاتھوں میں پہنچتا ہے۔ بیرون ملک رہ کر اس بات کا اندازہ ہوا کہ یہ باتیں بہت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے اپنے ملک اور پھر اپنے مرکز کے موسم کا پتہ سوائے الفضل کے اور کسی سے نہیں چلتا تھا۔

سیاسی خبروں والا صفحہ سب سے پہلے پڑھتے تھے۔ پھر وہاں کچھ غیر از جماعت احباب ایک کمپنی میں ملازم ہو کر پاکستان سے گئے تھے۔ ان سے شناسائی ہوئی اور جب وہ مشن ہاؤس میں آئے وہاں میز پر الفضل پر ان کی نظر پڑی تو سب سے قبل انہوں نے سیاسی خبروں والا صفحہ پڑھا۔ اور اس طرح الفضل کے مستقل قاری بن گئے۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ تیسری دنیا کے ان جیسے ممالک میں پاکستان سے متعلق کوئی خبر نہ اخباروں میں چھپتی ہے نہ ریڈیو میں آتی ہے۔ ایسے صحرائی مایوسی میں الفضل کا پرچہ روھی میں ہونے والی پہلی بارش کی طرح خوشیاں بکھیر دیا کرتا تھا۔ اور ایک دفعہ نہیں بلکہ پورا پورا ہفتہ ہم اسی اخبار کو پڑھتے رہتے تھے۔ گویا کہ زبانی یاد ہو جاتا تھا۔ اس طرح نئے اخبار کا شدت سے انتظار رہتا تھا۔

چند دن قبل الفضل میں سیرالیون سے متعلق مولانا نذیر احمد علی صاحب کی کچھ یادداشتیں پڑھیں تو سوچا کہ میں بھی کچھ بھجواؤں۔ وہاں کے سیکنڈری سکولوں میں ایک کتاب پڑھائی جاتی ہے جس کا نام ہے۔
Social Studies with population education
جو کہ گورنمنٹ آف سیرالیون کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ جس میں ملک کی آبادی اور رسوم و رواج کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ملک میں موجود Krio بولنے والے عیسائیوں کی رسم منگنی سے متعلق دلچسپ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ وہ غلام ہیں جو امریکہ اور برطانیہ سے آزادی کے بعد اپنے ملک واپس آگئے اور انہوں نے جو زبان آپس میں بولنی شروع کی وہ ٹوٹی پھوٹی انگریزی تھی جس کو گرائمر کی پابندیوں سے آزاد کر دیا گیا اور اس کا نام Krio رکھا گیا۔ مذکورہ کتاب نمبر ۱ کے صفحہ نمبر ۴۹ پر درج ہے اس قبیلے کے لوگوں میں سے جب کوئی لڑکا شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے گھر والوں کو مطلع کرتا ہے کہ وہ فلاں لڑکی کو پسند کرتا ہے اور اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔

اس اطلاع پر لڑکے کے گھر والے جو مستقبل کا دولہا ہوتا ہے ہونے والی دلہن کے گھر پہنچتے ہیں۔ تو لڑکی والوں کا باہر کا دروازہ بند دیکھتے ہیں حالانکہ وہ اپنے آنے کا وقت اور دن مقرر کر کے وہاں جاتے ہیں۔

لڑکی کے گھر میں اس کے خاندان کے لوگ اور تمام سہیلیاں جمع ہو کر ایک کمرے میں بیٹھے ہوتے ہیں۔

آنے والے مہمانوں کے گروپ کا لیڈر دروازے پر دستک دیتا ہے۔ میزبان گروپ کا لیڈر اندر سے سوال کرتا ہے یعنی (لڑکی والوں کی طرف سے ایک معتبر آدمی)

سوال- یعنی یہ کون ہے جو دستک دے رہا ہے؟

جواب- بڑی دور سے آنے والے چند اجنبی ہیں۔

سوال- آپ کیا چاہتے ہیں؟

جواب- ہم اپنے آقا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔

سوال- حیرانی کے ساتھ! بھیجے گئے ہیں!؟" کس لئے!؟ کیسا آقا! کیسا مالک!

جواب- اگر آپ ہمیں اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو آپ کو اپنی آمد کا مقصد بتائیں گے۔

سوال- کیا آپ کو مکمل یقین ہے کہ آپ کی آمد کا مقصد نیک ہے؟

جواب- جی ہاں ہمیں پورا پورا یقین ہے۔

اس پر گھر والے دروازہ کھولتے ہیں اور مہمانوں کو اندر آنے کی دعوت دیتے ہیں اور انہیں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ جبکہ دونوں خاندانوں کے لیڈر ڈایالاگ شروع رکھتے ہیں۔ لڑکی کے خاندان کا لیڈر پھر یوں سوال کرتا ہے۔

سوال آپ کی آمد کا مقصد کیا ہے؟

جواب ہمارے آقا نے آپ کے باغیچہ میں ایک نہایت خوبصورت پھول دیکھا ہے اور ہمیں آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ ہم اسے آپ سے مانگنے کی درخواست کریں۔

اس پر پھر سوال ہوتا ہے کہ

سوال- آپ کا مالک اسے کیوں لینا چاہتا ہے؟

جواب- وہ اسے اپنے باغ میں منتقل کرنا چاہتا ہے اور اس کی نشوونما کرنا چاہتا ہے تاکہ یہ پھول اس کے باغ میں بھی خوبصورت پھولوں کو جنم دے۔

سوال- میں کیسے یقین کرلوں کہ آپ کا مالک پھول کی حفاظت کرے گا؟

جواب- اس نے ہمیں اپنے ارادے کے ثبوت کے ساتھ روانہ کیا ہے؟

سوال- کیا آپ اس پھول کی کوئی خاص صفت بیان کر سکتے ہیں۔

جواب- جی ہاں! وہ ایک انتہائی خوبصورت پھول ہے جس کا رنگ انتہائی سیاہ اور جو پورے جوبن پر ہے۔

سوال- کیا آپ اس پھول کو پہچان سکتے ہیں؟

جواب- جی ہاں یقیناً پہچان سکتے ہیں۔

پھر لکھا ہے کہ اس موقعہ پر بہت ساری عورتیں جن کی مختلف عمریں ہوتی ہیں رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس ہو کر مہمان گروپ کے سامنے باری باری آتی ہیں۔

جیسے ہی ان میں سے کوئی عورت مہمان گروپ کے سامنے آتی ہے آدمی سوال کرتا ہے کہ کیا یہی وہ پھول ہے جس کی آپ کو تلاش ہے؟

مہمان کے جواب پر پیش کئے گئے پھول پر چند الفاظ میں تبصرہ بھی کیا جاتا ہے۔

یوں ایک تھکا دینے والے عمل کے بعد دلہن کو جسے پھول کا نام دیا جاتا ہے ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جسے دیکھ کر مہمانوں کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

تب میزبان لیڈر اس ٹوکن کے بارے میں سوال کرتا ہے جسے میزبان گروپ کی ایک سینئر ممبر عورت نے وصول کرنا ہوتا ہے۔

وہ سینئر ممبر عورت دلہن کو ساتھ لے کر ایک خاص کمرے کی طرف جاتی ہے جہاں تحفہ یا ٹوکن کھولا جاتا ہے اور بائبل کا کچھ حصہ تلاوت کیا جاتا ہے۔ اور وہیں منگنی کی انگوٹھی بھی پہنائی جاتی ہے۔ بعض اوقات وہاں شراب کی ایک بوتل اور لباس عروسی کے لئے لڑکے کی طرف سے ایک معقول رقم بھی بھجوائی جاتی ہے۔ منگنی کی انگوٹھی دلہن کے بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی میں پہنائی جاتی ہے۔ یوں دلہن اسی سینئر ممبر عورت کی مصاحبت میں باہر آتی ہے اور یہ اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ ٹوکن یا تحفہ قبول کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد مہمان ڈانس وغیرہ کے ذریعے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور مشروبات سے ان کی تواضع کی جاتی ہے۔ یوں مہمان رخصت ہونے سے قبل شادی کی حتمی تاریخ بھی مقرر کر کے جاتے ہیں۔"

Social Studies with population education in Sierraleone in Africa

---

بقیہ صفحہ ۳

لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ آپ کا اخبار خبروں کی صحت کے سلسلے میں ایک اعلیٰ معیار کا حامل ہے۔ آپ نے کبھی ایسی جانب دارانہ رپورٹیں شائع نہیں کی ہیں جن میں بے بنیاد جھوٹ بھی شامل ہوں۔ اس رپورٹ نے آپ کے اس تشخص کو مجروح کیا ہے۔ ایسی رپورٹیں قومی ہم آہنگی پیدا نہیں کر سکتیں یہ اس جذبے کی بربادی کا موجب بنتی ہیں۔ بلکہ میں کہوں گا کہ اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ ایسی رپورٹیں دوسرے اخبار چاہے شائع کرتے رہیں لیکن آپ کو اس سے گریز کرنا چاہئے۔
شکریہ کے ساتھ
آپ کا مخلص
نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۴

تھے کچھ تھوڑی سی (دعوت الی اللہ) ہو گئی آپ نے خاکسار کو آواز دے کر اپنے پاس بٹھا کر کہا دیکھو مشتاق احمد نیکی کے کام میں ہرگز انکار اور دیر نہیں کرنی چاہئے آپ نے جس انداز میں اور جس پیار سے وہ الفاظ میرے کانوں تک پہنچائے اس کا بیان کرنا اس وقت میرے علم سے باہر ہے اس محبت اور اس پیار کی چاشنی ابھی تک محسوس کر رہا ہوں جناب ایڈیٹر صاحب میرے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو درست فرما کر اپنے کسی شمارہ الفضل میں شائع کر دیں تاکہ خاکسار کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ اور دل کو تقویت ملے۔ شکریہ

☆ "دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان (واقفین نو) بچوں کو پہنچانا ضروری ہے"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمود خواجہ.........................شکریہ "اپنا گھر" کراچی

انسانی صحت کے لئے آلودہ پانی کے نقصانات

پانی مخلوق عالم کے لئے اللہ تعالیٰ کا بیش بہا عطیہ ہے۔ لیکن تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی خوراک اور دوسری ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے تیز تر زرعی و صنعتی ترقی کی انسانی کوششیں' پاک و صاف پانی کی آلودگی میں برابر اضافہ کر رہی ہیں۔ پینے کے لئے جراثیم اور کیمیائی مرکبات سے آلودہ پانی کے استعمال سے ہمارے ملک میں نوزائیدہ بچوں کی شرح اموات دنیا میں دوسرے ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق یہاں ہر دس بچہ میں سے ایک بچہ اپنی پیدائش کی پہلی سالگرہ سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے جب کہ دوسری سالگرہ تک ۸۰ فیصد بچے پانی سے پیدا شدہ بیماریوں سے متاثر اور ان کے اثرات کا شکار ہوتے ہیں اس کی وجہ ماں کے دودھ کی بجائے بازار کے پاؤڈر دودھ کا روز بروز بڑھتا ہوا استعمال بھی ہے۔ کیونکہ بغیر ابالے آلودہ پانی سے دودھ بنانا اور دودھ کی بوتل و نپل کو گرم پانی سے پاک و صاف نہ کرنا بھی بچوں کی بیماریوں کا موجب بنتا ہے۔ پاکستان میں پانی سے پیدا شدہ بیماریوں سے نوزائیدہ بچوں کی زیادہ شرح اموات اور اس کے نتیجے میں متاثرہ والدین میں پیدا شدہ خوف بھی اب تک بہبود آبادی کے متوقع ہدف حاصل نہ ہونے کی وجہ ہو سکتا ہے۔

پانی کی آلودگی کے بڑے ذرائع گرد و غبار' صنعتوں کے ٹھوس' مائع فضلات' دیہاتوں اور شہروں کے گھریلو اور دوسری گندگیوں کے ڈھیر اور بدروؤں کا ناقص یا ناکافی نکاسی کا نظام ہیں۔ نکاسی نالیوں اور بدروؤں سے رسنے والے گندے پانی سے زیر زمین پانی میں غلاظت اور بیماریوں کے جراثیم شامل ہو جاتے ہیں اور یوں ٹیوب ویل اور کنوؤں کا پانی پینے کے لئے موزوں نہیں رہتا۔ گزشتہ سال کئے گئے ایک سرکاری سروے کے مطابق ملک کے بڑے شہروں کے بعض علاقوں سے ہینڈ پمپ اور کنوؤں کے پانی کے ۷۰ فیصد نمونوں میں مختلف بیماریوں کے جراثیم پائے گئے۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے درمیان لیتراڑ کا علاقہ سی ڈی اے اور آر ایم سی کوڑا کرکٹ ڈھیر کرنے کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ اس جگہ ۱۸ ٹیوب ویلوں کے پانی کے نمونوں میں سیسے کی مقدار محفوظ حد سے کئی گنا زیادہ پائی گئی۔ صوبہ سرحد کے مختلف علاقوں کے پانی پر پی سی ایس آئی آر لیبارٹری پشاور میں کئے گئے مطالعے اور تجزیئے کے نتیجے میں ۴۰ فیصد پانی کے نمونے عالمی ادارہ صحت کے پینے کے پانی کے لئے مقرر کردہ معیاری و محفوظ حد کے مطابق نہ پائے گئے۔

پانی میں پائی جانے والی آلودگیاں مختلف اقسام کی ہیں۔ نامیاتی آلودگی جس میں بحری جہازوں اور پائپوں سے ضائع ہونے والا پٹرولیم بھی شامل ہے' پانی میں حل شدہ آکسیجن کو کم کرنے کا بڑا سبب ہے جس کا براہ راست تعلق آبی حیات کی بقاء پر ہے۔ غیر نامیاتی نمک' تیزاب' دھاتوں کے ذرات' دھاتی مرکبات' خفیف عناصر' کھیتوں کی زائد کھاد اور جراثیم کش ادویات ملی مٹی کے پانی میں شامل ہو جانے سے غیر نامیاتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ غیر نامیاتی آلودگی پانی میں کائی اور پودوں کے بے تحاشا اور تیز رفتاری سے بڑھنے کا سبب ہے۔ زمین کا کٹاؤ پانی میں تلچھٹ کی آلودگی کو جنم دیتا ہے جو سطحی پانی میں پائی جانے والی وسیع آلودگی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق قدرتی پانی میں شامل ہونے والے معلق مادوں کی مقدار بدروؤں سے شامل ہونے والے ٹھوس مادوں سے ۷۰۰ گنا زیادہ خیال کی جاتی ہے۔ تلچھٹ اور معلق مادے' نامیاتی' غیر نامیاتی اور خفیف عناصر کے مسلسل جمع ہونے کا آسان ذریعہ بن کر پانی کی آلودگی میں اضافہ کرتے ہیں پانی میں تابکار آلودگی کچ دھاتوں سے تابکار دھاتیں حاصل کرنے اور تابکار عناصر کے ہسپتالوں' صنعتوں' بجلی گھروں اور نیوکلیائی ہتھیاروں کی تیاری میں استعمال اور ان میں آئے دن ہونے والے حادثات سے پیدا ہوتی ہے۔ حرارتی آلودگی جو صنعتوں سے گرم پانی بلکہ بعض اوقات ابلتے پانی کو دریاؤں' ندی نالوں وغیرہ میں بہا دینے سے ہوتی ہے جو پانی کا درجہ حرارت زیادہ کر کے پانی میں حل شدہ آکسیجن کی مقدار کم کر دیتا ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں 80% بیماریوں کی وجہ پینے کے لئے صاف پانی کی کمی خیال کی گئی ہے۔ پاکستان میڈیکل ریسرچ کونسل اور نیشنل انسٹیٹوٹ فار ہیلتھ اسلام آباد کی رپورٹوں کے مطابق پاکستان میں زیادہ تر بیماریاں آلودہ پانی کے استعمال سے ہو رہی ہیں۔ پاکستان پلاننگ کمیشن کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ملک میں ۴۰ فیصد اموات پانی سے پیدا شدہ بیماریوں سے ہو رہی ہیں۔ آلودہ پانی سے ہونے والی بیماریوں کی پہلی قسم آلودہ پانی پینے سے ہوتی ہے۔ پیچش' ہیضہ' اسہال' ٹائیفائیڈ' پولیومائی کی ٹیس' السر اور گردے کی پتھری وغیرہ۔ دوسری قسم میں جلد اور آنکھوں کی بیماریاں ہیں جو آلودہ پانی میں نہانے دھونے سے ہوتی ہیں۔ اور تیسری قسم میں وہ بیماریاں ہیں جن کے پاز۔ ٹیو کیڑے آلودہ پانی میں رہتے اور نشوونما پاتے ہیں مثلاً ملیریا' زرد بخار وغیرہ۔

آلودہ پانی میں شامل کیمیائی مرکبات اور تابکار عناصر کے زہریلے اور مہلک اثرات انسانی جسم اور صحت کو بتدریج متاثر کرتے ہیں۔ کرم کش ادویات کے استعمال کو ماہرین نے انتہائی ضرر رساں قرار دیا ہے۔ پانی میں ان کی محفوظ حد سے زیادہ مقدار اعصابی ابتری' جگر اور گردے کی بیماریاں' پیدائشی خامی اور کینسر جیسی بیماریوں کی پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ پانی میں نمبر۳ کی زائد مقدار بچوں میں خصوصاً ۳ ماہ سے کم عمر بچوں میں ایک ایسی بیماری کا باعث بن سکتی ہے۔ جس میں پہلے ہونٹ' انگلیاں' ایڑیاں اور پھر پورے جسم کا رنگ چاکلیٹ بھورا ہو جاتا ہے۔ امریکہ کینیڈا اور یورپ میں کئی بچے اس بیماری سے متاثر ہوئے اور ان میں ۸ء۷ فیصد اس سے جان بحق ہوئے پانی میں کیلشیم سے ملتے جلتے تابکار عنصر کی آلودگی ہڈیوں میں سرایت کر کے خون بننے کے عمل کو متاثر کرتی ہے اور خون کی کمی کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ پانی میں زہریلے مادے مثلاً سیسہ' پارہ وغیرہ شامل ہوں تو سرطان اور دوسری بیماریوں کا بھی خطرہ ہوتا ہے کم سن شیر خوار بچے آلودگی سے زیادہ اور جلد متاثر ہوتے ہیں اور بچوں کی ذہنی صلاحیت و استعداد کے بڑھنے کی رفتار پر منفی اثرات کا حال ہی میں مشاہدہ کیا گیا ہے۔

آلودہ پانی کے نقصانات سے بچاؤ کے لئے پانی ابال کر اور ہو سکے تو فلٹر کر کے پیا جائے تاکہ مضر جراثیم اور ناحل پذیر کثافتیں دور ہو جائیں۔ بچوں کے لئے پاؤڈر دودھ بنانے اور پلانے کے لئے نلکے کے پانی کو بھی ابال لینا چاہئے۔ پانی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آلودگی پر کنٹرول کے لئے فضلات' بدروؤں اور صنعتی فضلات کو ٹھکانے لگانے اور ۱۹۸۳ء کے تحفظ ماحول آرڈی ننس پر مکمل عمل درآمد کے مناسب اور موثر اقدامات ترجیحی بنیادوں پر کئے جانے چاہئیں۔

(پندرہ روزہ "اپنا گھر" کراچی یکم تا ۱۵ فروری ۹۵ء)

مسلم ممالک

پاکستان کے متعلق حقائق

پاکستان کا تاریخی پس منظر

ہندوستان کے ساتھ مسلمانوں کا پہلا تعلق ۷۱۱ عیسوی میں محمد بن قاسم کی سندھ کی فتح سے قائم ہوا۔ دسویں صدی تک مسلم ترک' ایرانی' اور افغان شمالی مغربی دروں کے راستے ہندوستان کو فتح کرنے اور اس ملک میں آباد ہونے کے لئے متواتر داخل ہوتے رہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ تمام ہندوستان سوائے انتہائی جنوبی حصہ کے' مسلمانوں کے تسلط میں آگیا اور پہلے دہلی کے بادشاہوں اور پھر مغل شہنشاہوں کی حکمرانی میں بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر رہا۔ اس طرح سے مسلمان ہندوستان کی آبادی کا ایک اہم حصہ بن گئے۔ اور ہندو کلچر کے ساتھ ساتھ مسلم کلچر بھی اس ملک میں پھولتا پھلتا رہا۔

اورنگزیب' جو کہ آخری عظیم مغل شاہنشاہ تھا' کی ۱۷۰۷ء میں وفات کے بعد مسلم سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ مرکز کا کنٹرول کمزور پڑ گیا۔ جس کے نتیجہ میں آزاد ریاستیں قائم ہو گئیں۔ اور یہ ریاستیں آپس میں لڑنے جھگڑنے لگیں۔ جلد ہی یورپی تجارتی کمپنیوں نے ان جھگڑوں میں ان ریاستوں میں سے کسی ایک یا دوسری کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔ اور اس کے بدلے میں دور رس فوائد حاصل کئے۔ ان فوائد میں بہت بڑے علاقوں کی عملداری بھی شامل تھی جلد ہی کمپنیاں ان علاقوں کی حکمران بن گئیں۔ اور اکثر ایک دوسرے سے بھی لڑائی میں ملوث ہوتی رہیں۔ آخر کار برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے یورپی مخالفین اور بنگال کے مسلم فرمانروا کو ۱۷۵۷ عیسوی میں شکست دے دی اور ایک مضبوط طاقت کے طور پر ابھری۔ اور پھر اس نے ایک کے بعد دوسرا صوبہ اپنے ساتھ ملانا شروع کر دیا۔ ۱۸۵۷ء تک تقریباً تمام ملک بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر انگریزوں کی حکمرانی میں تھا۔ اسی سال انگریزوں سے طاقت چھیننے کی ایک کوشش کی گئی۔ یہ کوشش جس کو انگریزوں کے خلاف بغاوت کا نام دیا گیا کو دبا دیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مسلم سلطنت کا خاتمہ ہو گیا جو کہ ۸۰۰ سال سے زائد عرصہ تک قائم رہی تھی۔ اس بغاوت کے فرو ہونے کے بعد سیاست' تعلیم' تجارت' صنعت' سول سروس غرضیکہ ہر معاملہ میں مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا۔ اور پچھلی صدی کے آخیر تک یہ جاری رہا۔

اس صدی کے شروع میں مسلمان اپنی شکست کے صدمہ سے جاگنے شروع ہوئے اور انہوں نے مغربی تعلیم حاصل کرنے کی کوشش شروع کی اور اپنے نکتہ نظر کو ماڈرن بنانا شروع کیا۔ لیکن اس وقت تک وہ ہندوؤں سے بہت پیچھے رہ چکے تھے۔ ہندوؤں نے انگریزی تعلیم بہت پہلے حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ اور ان کی بہت بڑی تعداد اس کو حاصل کر چکی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پبلک سروس' تجارت' سیاست اور مختلف پیشوں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں وہ حاوی ہو چکے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر ایم اے ابلاغیات

کھیل کھلاڑی

صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے کھیل بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ کھیلوں کو فروغ دے کر آپ نہ صرف خود اپنی صحت درست رکھ سکتے ہیں بلکہ دوسروں کی صحت کی ضمانت بھی دے سکتے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام جماعت الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں۔

کھیلوں کی دنیا میں ہونے والے واقعات کی تازہ خبریں پیش ہیں۔

سکواش عالمی نمبر ا پاکستان کے جان شیر خان نے کہا کہ برٹش اوپن کا ٹائٹل پاکستان کے پاس رہے گا۔ وہ اس ٹائٹل کو مسلسل چوتھی بار حاصل کرنے کے لئے پر امید ہیں۔ پاکستان مسلسل تیرہ سال سے برٹش اوپن جیت رہا ہے۔ جہانگیر خان نے مسلسل دس سال اور پھر اب جان شیر خان تین سال سے برابر یہ اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔

ٹینس جرمنی کی عالمی شہرت یافتہ سٹیفی گراف دوبارہ ورلڈ نمبر ا بن گئی ہیں۔ آسٹریلین اوپن کی فاتح میری پائیرس کو فرنچ اوپن میں ہرا کر سٹیفی گراف نے اپنا نمبر ا ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سے قبل سپین کی سینچز ویکاریو صرف (۲) ہفتے تک نمبر ا رہیں جبکہ سٹیفی گراف مسلسل ۲۷۸ ہفتے عالمی نمبر ایک رہی تھی یاد رہے کہ عالمی نمبر ا رہنے کا سب سے لمبا ریکارڈ مارٹینا نوراتیلوا کا ہے جو سٹیفی گراف سے ایک سال ایک ہفتہ زائد عالمی نمبر ا رہی ہے۔

ہاکی انڈیا میں ہونے والے اندرا گاندھی میموریل ہاکی کپ کے فائنل میں جنوبی کوریا نے بھارت کو ہرا کر ٹورنامنٹ جیت لیا۔ آسٹریلیا نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان، ہالینڈ اور جرمنی نے شرکت نہیں کی۔

کرکٹ (۱) پاکستان کرکٹ ٹیم زمبابوے کے دورہ سے واپس وطن پہنچ گئی ہے۔ زمبابوے کے خلاف پاکستان نے (۳) ٹسٹ کی سیریز ۲:۱ سے جیتی جبکہ (۳) ایک روزہ میچوں کی سیریز برابر رہی۔ ایک روزہ میچوں میں ایک پاکستان نے اور ایک زمبابوے نے جیتا جبکہ ایک میچ ٹائی ہو گیا۔

ٹسٹ سیریز میں پاکستان کی طرف سے انضمام الحق (۳۶۷) رنز ایک سنچری اور تین نصف سنچریوں کی مدد سے بنا کر سب سے کامیاب رہے۔ اعجاز احمد نے تین نصف سنچریوں کی مدد سے (۲۳۹) رنز بنائے۔ بالنگ میں وسیم اکرم نے (۱۳) اور عامر نذیر نے (۱۱) وکٹ لئے۔

زمبابوے کی جانب سے کپتان اینڈی فلاور نے (۲۵۰) رنز جبکہ ان کے بھائی گرانٹ فلاور نے (۲۳۷) رنز بنائے اور باؤلرز میں ہیتھ سٹریک نے (۲۲) وکٹ حاصل کئے۔

ایک روزہ میچوں میں سعید انور نے ۸ آٹھویں سنچری بنا کر جاوید میاں داد اور رمیض راجہ کا ریکارڈ برابر کر دیا۔ انضمام الحق نے بھی ون ڈے میں اپنی چوتھی سنچری بنائی۔

پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے بارہ میں دوسری خبریں یہ ہیں کہ کپتان سلیم ملک پر آئندہ دو ٹسٹ کھیلنے پر اس لئے پابندی لگا دی گئی ہے کہ انہوں نے امپائر پر بال ٹمپرنگ کا الزام لگایا تھا۔

دوسری طرف وکٹ کیپر اور نائب کپتان راشد لطیف اور باسط علی نے انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر کے شائقین کو حیران کر دیا ہے۔

زمبابوے کے خلاف اگرچہ پاکستان نے ٹسٹ سیریز جیتی لیکن اسے ایک ٹسٹ اور ایک ونڈے میں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور ایک ونڈے ٹائی ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی ٹیم پر سٹے بازی اور رشوت کے الزامات مختلف حلقوں کی طرف سے لگے، سلیم ملک پر دو ٹسٹ میچوں کی پابندی' راشد لطیف اور باسط علی کی ریٹائرمنٹ ان سب واقعات نے پاکستانی فتح کو دھندلا کر دیا ہے۔ اب تبصرے یہی آ رہے ہیں کہ چھٹے ورلڈ کپ کی تیاریوں کے مناظر میں ٹیم میں اہم تبدیلیوں کا امکان ہے۔

(۱۱) نیوزی لینڈ کرکٹ بورڈ کے سو سال پورے ہونے پر وہاں ہونے والا سنچری کپ کرکٹ ٹورنامنٹ آسٹریلیا نے نیوزی لینڈ کو ہرا کر جیت لیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ساؤتھ افریقہ اور بھارت نے بھی شرکت کی۔

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بانڈ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رمضان کے ان مبارک ایام میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد نعیم صاحب ابن مکرم شوکت علی صاحب چک نمبر 93/6-R ضلع بہاولنگر کا ایکسیڈنٹ ہوا جس کی وجہ سے سر میں شدید چوٹ آئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ کی خوراک والی نالی میں رکاوٹ ہے۔ اور رشید ہسپتال ڈیفنس لاہور میں داخل ہیں

○ مکرم پرویز احمد صاحب آف گکھڑ دل کی تکلیف کے باعث علیل ہیں

○ مکرم رانا عبدالمجید صاحب آف ڈسکہ کی ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔

○ مکرمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ والدہ شیخ گل ریز مختار صاحب ٹاؤن شپ لاہور شدید بیمار ہیں۔

ان سب کی صحت کے لئے دعا کی درخواست دعا ہے۔

مفت ٹیلیفون کی سہولت

محکمہ ٹیلی فون ربوہ نے اہالیان ربوہ کی سہولت کے لئے بعض اہم جگہوں پر مفت ٹیلی فون رابطہ کی سہولت میسر کر رکھی ہے۔ یہ اہم نمبرز درج ذیل ہیں۔

ریلوے انکوائری 117
واپڈا 118
دفتر صدر عمومی 115
فضل عمر ہسپتال 111
تھانہ ربوہ 15
ٹاؤن کمیٹی ربوہ 16

احباب ان اداروں سے رابطہ کے لئے محکمہ ٹیلی فون کی طرف سے دی گئی مفت فون کی سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(یہ تمام نمبر صرف نئے DIGITAL ایکسچینج سے ڈائل ہوں گے) (ناظر امور عامہ)

گلشن احمد نرسری

احباب کرام کی سہولت کے لئے سومنگ پول کے قریب گلشن احمد نرسری کو ہر قسم کے پودوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو ارزاں قیمت پر دستیاب ہوں گے گلشن احمد نرسری میں ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کے سایہ دار سفیدہ۔ سکھ چین۔ پاپولر وغیرہ پھلدار کنو۔ آم۔ امرود۔ جامن وغیرہ۔ پھولدار غیر موسمی اور موسمی پھلدار پودے خوشبودار پودے۔ برآمدوں اور صحنوں کی تزئین والے پودے۔ خوبصورت گملے۔ مختلف قسم کی بیلیں مہیا ہیں۔ اور دن کے اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

امید ہے آپ اپنی اس نرسری سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی

عطیات برائے مریضان

فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

لہٰذا مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

گم شدہ رسید بک

○ گذارش ہے کہ ایک عدد رسید بک نمبر ۵۲۷۵ قیادت نور راولپنڈی کو جاری کی گئی تھی وہ گم ہو گئی ہے رسید نمبر ا تا رسید نمبر ۱۰ تک رسیدیں کاٹی گئی تھیں۔ اس لئے گذارش ہے کہ مزید کوئی رسید بک ہذا کی رسید پر اگر جاری کرے تو رسید حاصل نہ کریں۔ ملنے کی صورت میں دفتر خدام الاحمدیہ ایوان محمود ربوہ کو بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

گمشدہ رقم

○ عید کے چند روز بعد ایک دوست کے مبلغ ۳۰۰۰ روپے (کم و بیش) ربوہ میں کہیں گر گئے ہیں۔

جس دوست کو ملے ہوں وہ براہ کرم دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو جمع کروا دیں۔ مبلغ دو صد روپے انعام بھی دیا جائے گا۔

(صدر عمومی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- مارچ-1995ء
رات سرد ہوا چلتی رہی۔
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں دو امریکی سفارت کار ہلاک کر دیئے گئے۔ نامعلوم حملہ آوروں نے کراچی کی مصروف ترین سڑک شاہراہ فیصل پر امریکی سفارتی گاڑی پر فائرنگ کی۔ ایک خاتون اور ایک مرد سفارت کار ہلاک اور ایک سفارت کار شدید زخمی ہو گیا۔ گاڑی کا پاکستانی ڈرائیور محفوظ رہا۔ حملہ آوروں کی تعداد تین یا چار تھی انہوں نے پہلے ونڈ سکرین پر فائرنگ کی پھر گاڑی کے گرد گھوم کر اندھا دھند فائر کرتے رہے ڈرائیور فوری طور پر گاڑی کو بھگا کر آغا خان ہسپتال لے گیا۔ یہ واقعہ بدھ کی صبح پیش آیا۔

○ سفارت کاروں کے قتل کی اطلاع فوری طور پر امریکہ کے صدر کلنٹن کو دی گئی۔ جنوبی ایشیا کے بارے میں پالیسی ماہرین کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا۔ امریکی صدر کو لحہ بہ لحہ کراچی کی صورت حال سے آگاہ کیا جاتا رہا۔

○ امریکی باشندوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے کہ کراچی نہ جائیں۔ کراچی میں امریکی قونصل خانہ بند کر دیا گیا ہے۔ تمام سفارتی تقریبات بھی معطل کر دی ہیں۔ امریکی سفیر فوراً کراچی پہنچ گئے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے سنگاپور سے ٹیلیفون پر امریکی سفیر سے گفتگو کر کے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا دفتر خارجہ نے بھی اپنے بیان میں امریکی سفارت کاروں کے قتل پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

○ کراچی میں امریکی سفارت کاروں کو ہلاک کرنے والے دہشت گردوں کا پتہ چلانے کے لئے تمام ایجنسیاں میدان میں آگئی ہیں۔ وزیراعظم نے وزیر اعلیٰ سندھ کو خصوصی ہدایات جاری کر دیں۔ آرمی چیف نے کور کمانڈر کراچی سے صلاح و مشورہ کیا۔

○ صدر پاکستان نے بھی امریکی سفارت کاروں کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجرموں کی گرفتاری کے لئے تمام ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔

○ امریکی سفارت کاروں کا قتل وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے دورہ امریکہ سے ایک ماہ پہلے ہوا ہے۔ دونوں ملکوں کے تعلقات حال ہی میں قدرے بہتر ہوئے تھے۔

○ قائد حزب اختلاف اور سابق وزیراعظم مسٹر نواز شریف نے گزشتہ روز چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید خان سے علیحدگی میں ملاقات کی جو دو اڑھائی گھنٹے جاری رہی۔ یہ ملاقات جی ایچ کیو میں ہوئی۔ مختلف ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ اس ملاقات میں ملک کی سیاسی صورت حال زیر بحث آئی۔ وزارت عظمیٰ معزولی کے بعد نواز شریف کی آرمی چیف سے یہ پہلی ملاقات ہے۔ مسلم لیگ کے سیکریٹریٹ نے ملاقات کے بارے میں پریس ریلیز جاری کی لیکن بعد میں واپس لے لی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے جنرل عبدالوحید سے ملاقات کی تصدیق کر دی ہے لیکن کسی قسم کے تبصرہ سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بے نظیر سے تعاون کی اپیل مسترد نہیں کی ابھی خط کا جواب نہیں دیا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ جنرل عبدالوحید سے ملاقات کے بعد بے نظیر کے خط کے جواب میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس خط کے مندرجات اور جواب پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔

○ کے جی بی (روس کی سابق خفیہ تنظیم) کے سابق ایجنٹ اور سابق روسی سفارت کار اناطولی وزیروف نے کہا ہے کہ ضیاء الحق کو کس نے مارا یہ بات غلام اسحاق خان، یعقوب علی خان اور جنرل اسلم بیگ کو پوری طرح پتہ ہے۔ ایجنٹ نے دعویٰ کیا کہ جنرل ضیاء کی ہلاکت میں امریکی سی آئی اے کا ہاتھ ہے۔ اور یہ بات سابق صدر کو ان کی زندگی میں روسی تنظیم نے بتا دی تھی۔ سابق ایجنٹ نے مزید بتایا کہ امریکہ نے "عوامی جمہوریہ کراچی" کی سازش تیار کر لی ہے۔ کشمیر پر قبضے کا منصوبہ بھی مکمل ہے ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق دونوں کو امریکہ نے مروایا۔

○ سابق نگران وزیراعظم معین قریشی نے ڈیڑھ گھنٹہ تک آرمی چیف جنرل عبدالوحید سے ملاقات کی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا کہ وفاقی کابینہ میں کراچی کی صورت حال پر اطمینان شرم ناک ہے۔

○ لاہور میں ملتان روڈ پر تحریک جعفریہ کے دو افراد کے قتل کے خلاف لاہور میں ہنگامے ہوئے۔ فائرنگ کی گئی اور متعدد گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ چوبرجی سے ٹھوکر نیاز بیگ تک تمام دکانیں بند رہیں۔ ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ چوک یتیم خانہ سمن آباد اور ملتان روڈ کے مختلف مقامات پر ٹائروں کو آگ لگا کر سڑکیں بلاک کر دی گئیں۔ مظاہرین نے پولیس کی بس ٹریکٹر ٹرالی اور ایک مسافر بس جلا ڈالی' مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے ہوائی فائرنگ کے علاوہ آنسو گیس بھی استعمال کی۔ مظاہرین نے پولیس پر شدید پتھراؤ کیا۔ مظاہرین نے پولیس سے آنسو گیس کے شیلوں سے بھرے باکس چھین لئے اور پولیس کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا فاروقی نے گلاسکو سے پیغام میں کہا ہے کہ ہم تشدد اور قتل و غارت گری کے خلاف ہیں ہمیں ملوث نہ کیا جائے۔ لاہور میں ہمارے ۲۳ علماء اور کارکن قتل ہوئے مگر نامزد ملزم گرفتار نہیں ہو سکے۔

○ تحریک جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ شیعہ سنی آپس میں لڑ رہے ہیں انہوں نے فرقہ وارانہ فسادات اور دہشت گردی کی ذمہ داری حکومت پر عائد کی۔

○ لاہور میں شیعہ افراد کے قتل میں گرفتار ہونے والوں کی تعداد چار ہو گئی۔ مقدمہ میں اعظم طارق سمیت ۱۲۔ افراد نامزد کئے گئے ہیں۔ سپاہ صحابہ کے طاہر کمبوہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ سابق نگران وزیراعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ تعاون کی جگہ تصادم نے لے لی ہے۔ عوام چاہیں تو تبدیلی آ سکتی ہے محاذ آرائی حد سے گذر چکی ہے ملک اور جمہوریت کو خطرہ ہے۔ محدود مدت کے لئے قومی حکومت بنانی پڑے گی۔ سیاست میں پائی جانے والی عظیم تقسیم کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم شاید میرے بیانات سے خوش نہیں ہیں۔ اور قائد حزب اختلاف ملاقات سے گریز کر رہے ہیں۔ موجودہ صورت حال کے دونوں ذمہ دار ہیں۔ حکومت نے غلطیاں کیں اور اپوزیشن نے پہلے ہی سال تمام اطراف سے حملے شروع کر دیئے انہوں نے کہا کہ نیک نیت لوگوں کو سیاست میں آنا چاہئے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ حکومت ڈرتی ہے کہ کراچی میں تشدد رک گیا تو ایم کیو ایم کی مقبولیت بڑھ جائے گی۔ پولیس اہلکاروں کو کہا گیا ہے کہ وہ ایم کیو ایم حقیقی کے اہلکاروں کو گرفتار نہ کریں۔ حکومت کے سراغ رسانی ایجنٹ ایم کیو ایم حقیقی کی حمایت کر رہے ہیں۔

○ سنگاپور کی فرموں کے ساتھ پاکستان میں ۵۰ کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کے معاہدوں پر دستخط ہو گئے ہیں۔ پاکستان اور سنگاپور میں انوسٹمنٹ گارنٹی کا معاہدہ بھی طے پا گیا ہے جس کے تحت اگر نیشنلائزیشن کی گئی تو سرمایہ کار کو اپنا سارا سرمایہ منافع سمیت ملک سے باہر لے جانے کا حق ہو گا۔ اس کے علاوہ حکومت اس سرمایہ کار کو معاوضہ بھی ادا کرے گی۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 فٹ بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 355422
7235175

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: /20 روپے۔ اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع /15 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں فون: 04524-211283/771 فیکس: 04524-212299

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ